

81146 - بیوی بچوں کو گھر میں قیام اللیل کی نماز سری آواز میں پڑھا دی

سوال

میرا ارادہ تھا کہ لیلة القدر مسجد میں عبادت کر کے بسر کروں گا، لیکن ایسا نہ کر سکا تو میں نے اپنے گھر میں ہی بیوی بچوں کو نماز تراویح پڑھا دی، کیا میری یہ نماز صحیح ہے یا نہیں؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم نے بارہ رکعات ادا کیں جس کی امامت میں نے خود کی اور بلند آواز سے قرأت نہیں کی کیا یہ صحیح ہے، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

نماز تراویح گھر میں ادا کرنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن نماز تراویح باجماعت مسجد میں ادا کرنا افضل ہیں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا ماہ رمضان میں تراویح مسجد میں جا کر ادا کی جائیں یا کہ گھر میں ہی ادا کر لوں، میں امامت تو نہیں کرواتا لیکن مقتدی بن کر تراویح ادا کرتا ہوں، اور قرآن مجید پڑھنا پسند ہے سننے سے میرا پڑھنا افضل ہے، اگر میں گھر میں نماز ادا کروں تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے یعنی نماز تراویح گھر میں ادا کرنا گناہ تو نہیں؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"نماز تراویح گھر میں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ نفلی نماز ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے مسجد میں باجماعت تراویح ادا کرنا افضل ہے۔

اور اس لیے بھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو کچھ راتیں رات کے آخری حصہ تک نماز تراویح پڑھائیں تو کچھ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اگر آپ ہمیں رات کا باقی حصہ میں نماز پڑھاتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس شخص نے بھی امام کے جانے تک امام کے ساتھ قیام کیا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھتا ہے "

اسے امام احمد (5 / 159) اور اصحاب سنن نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث حسن ہے " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (7 / 201 - 202).

دوم:

نماز تراویح میں اصل تو یہی ہے کہ اس میں قرأت جہری کی جاتی ہے، کیونکہ صحابہ کرام سے یہی ثابت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ لوگوں کو تراویح پڑھاتے اور اس میں لمبی قرأت کیا کرتے تھے۔

لیکن جہری نمازوں میں جہری قرأت کرنا اور سری میں سری قرأت کرنا امام کے لیے مندوب ہے واجب نہیں، جیسا کہ جمہور اہل علم مالکی اور شافعی اور حنابلہ کے ہاں معروف ہے "

الموسوعة الفقهیة میں درج ہے:

" جمہور فقہاء کرام کے ہاں جہری نمازوں میں جہری اور سری نمازوں میں سری قرأت کرنا سنت ہے، لیکن احناف کے ہاں یہ جہری میں جہری قرأت کرنا اور سری میں سری قرأت واجب ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهیة (16 / 188).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جہری نمازوں میں جہری قرأت کرنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے، اس لیے اگر کوئی شخص جہری نماز میں سری طور پر قرأت کرتا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جو شخص سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جہری یا سری کے ساتھ مقید نہیں فرمایا، اس لیے جب کوئی انسان واجب کردہ قرآس سری یا جہری طور پر کرے تو اس نے واجب ادا کر لیا لیکن افضل یہی ہے کہ جن نمازوں میں جہری قرأت کرنا مسنون ہے ان میں جہری قرأت کی جائے۔

مثلاً مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور فجر اور نماز جمعہ اور نماز عید اور نماز استسقاء اور نماز تراویح وغیرہ جو جہری قرأت میں معروف ہیں جہری قرأت کرنا مسنون اور افضل ہے۔

اور اگر کوئی شخص عمداً جہری نماز کی امامت میں جہری قرأت نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح تو ہے لیکن ناقص ہوگی، لیکن اگر کوئی منفرد شخص یعنی اکیلا شخص جہری نماز ادا کرے تو اسے جہری یا سری قرأت کرنے کا اختیار ہے۔

اس سلسلہ میں دیکھا جائیگا کہ اس کو چست کرنے میں اور اس کے لیے خشوع و خضوع کس میں ہے تو وہ اسی کو ادا کریگا " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ نور علی الدرب (نماز) (218)۔

اور مستقل فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ فجر کی دونوں رکعتوں اور نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جہری قرأت کیا کرتے تھے، اس لیے جہری قرأت کرنا سنت ٹھہری، اور امت کے حق میں مشروع یہی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کریں۔

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

یقیناً تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے الاحزاب (21)۔

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

اور اگر کوئی شخص جہری نماز میں جہری قرأت نہیں کرتا تو اس نے سنت ترك کی لیکن اس سے اس کی نماز باطل نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (6 / 392)۔

خلاصہ یہ ہوا کہ: آپ کی نماز صحیح ہے اور آپ پر کچھ لازم نہیں۔

واللہ اعلم .